

3 زری پالیسی اور مہنگائی

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے بیشتر حصے کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی بنا پر بڑھتی ہوئی مہنگائی اور جاری کھاتے کے خسارے کے پیش نظر استیث بینک نے پالیسی ریٹ کو مجموعی طور پر 275 بیس پاؤنس بڑھا کر 9.75 فیصد کر دیا۔ زری توسعی پر قابو پانے کی خاطر، استیث بینک نے کمرشل بینکوں کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ کو 100 بی پی ایس تک بڑھا کر، صارفی مالکاری کے لیے ضوابطی نظام کو مزید سخت کرکے اور اضافی 114 اشیا کی درآمد پر کیش مارجن کے تقاضے عائد کرکے بدھی اقدامات کیے۔ بینکاری نظام کے خالص مالی اثنوں میں کمی کی وجہ سے زری رسد میں نمو، جو اگرچہ بلند سطح پر تھی، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران قدرے معتدل رہی۔ تاہم اس عرصے کے دوران نجی شعبے کو دیے گئے قرضے میں مضبوط اضافہ دکھائی دیا۔ اس کی بنیادی وجہ اجناس کی بلند قیمتیں تھیں جس کے باعث کچھ کاروباری شعبوں جیسے نیکسٹائل، لوپی اور فولاد کی قرض کی ضروریات بڑھ گئیں۔ علاوه ازیں، پیداوار اور تجارتی سرگرمیوں میں اضافے اور استیث بینک کی رعایتی مالی اسکیمیں (ایل ٹی ایف اور ٹرف) نے بھی قرض کی طلب کو بڑھاوا دیا۔ اس اثنا میں، دوسری سہ ماہی میں شہری اور دبئی دنوں باسکٹوں میں قومی صارف اشاریہ قیمت کی رفتار بڑھنے سے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بڑھ گئی۔ اگرچہ غذائی گروپ، خاص طور پر غیر تلف پذیر اشیائی خود دونوش، کا حصہ ابھی سہ ماہی کے دوران توانائی کی قیمتوں میں زبردست اضافے کے ساتھ ساتھ قوزی مہنگائی نے بھی مہنگائی کے دباو کو بڑھایا۔

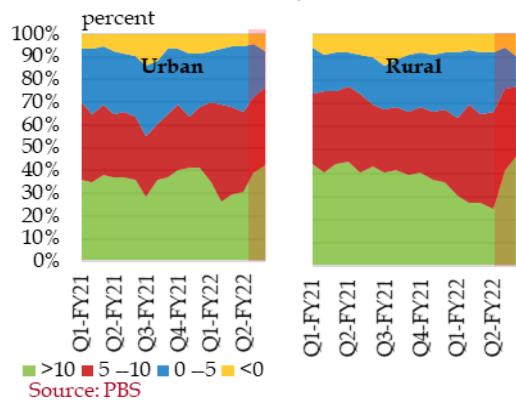
اداگیوں کے توازن کے حوالے سے، میں الاقوامی اجناس کی مسلسل بلند قیتوں کے ساتھ ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں اضافہ جاری کھاتے کے خسارے کو بڑھاتا رہا۔ دوسری طرف، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران عمومی مہنگائی بڑھ کر 9.8 فیصد ہو گئی جو ایک سال قبل 8.6 فیصد تھی جس کا سبب زیادہ تر مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران جنم اور پھیلاؤ (dispersion) دنوں اعتبار سے مہنگائی کے دباو میں اضافہ تھا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد دو ہندسی اشیا کی تعداد بڑھنے لگی (فہل 3.1)۔

علیٰ الخصوص، جزو اور تجزیہ بتاتا ہے کہ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مہنگائی نہ صرف سال بساں بنیادوں پر زیادہ تھی، بلکہ ماہ بہماں متاثر بھی سلسہ وار بنیاد پر بلند رہے، جو مہنگائی کی نمایاں طور پر بڑھتی ہوئی رفتار کو ظاہر کرتا ہے۔ تین عوامل مہنگائی میں اضافے کی اہم وجہ تھے۔ اول، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رد عمل میں، سرکاری قیتوں (پڑوں، بچی اور ایل پی جی) میں اضافہ کیا گیا تھا؛ اس سے نہ صرف صارف اشاریہ قیمت کا توانائی کا جائز بڑھ گیا بلکہ اس نے ٹرانسپورٹ خدمات کے اخراجات میں بھی اضافہ کیا۔ بچی کے نرخوں میں اضافہ حکومت کے گردشی قرضے کے انظام کے منصوبے کے تحت ہونے والے اضافے

3.1 پالیسی جائزہ

وابائی مرض کے بعد طلب میں اضافے کے باعث عالمی اجناس کی قیمتوں کے بڑھنے (super-cycle)، خاص طور پر بیٹھ ولیم کی قیمتوں میں اضافے سے، ملکی مہنگائی کے تخفیف متناہی ہوئے اور مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ مزید بڑھ گیا۔ لہذا اس بڑھتے ہوئے دباو کے پیش نظر محتاط پالیسی اقدامات ناگزیر ہو گئے۔

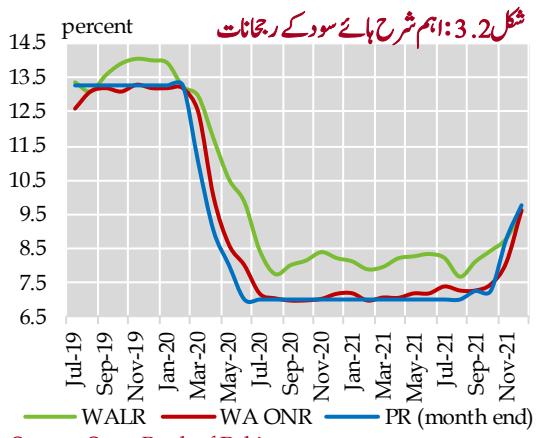
فہل 3.1: مہنگائی کی تعدادی تخمیں



دریں اتنا، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملکی معاشی سرگرمیوں کی تیزی برقرار رہی۔ بھلی کی پیداوار، سینٹ کی ترسیل، ایف ایم کی جیز اور پیٹرولیم صنعت کی فروخت سیستم بلند تعدد کے حامل طلب کے اظہاریوں نے ثبت نمو درج کی۔¹ اسی طرح، بڑے بیانے کی ایشیا سازی میں مزید نمو جاری رہی، جو اقتصادی سرگرمیوں میں جاری ثبات رفتار کی عکاس تھی۔² تاہم، جاری اقتصادی سرگرمی کے ساتھ ساتھ، حقیقتی نر کی رسید کی موج بلند سطح پر رہی، اگرچہ یہ گذشتہ برس کے مقابلے میں قدرے کم اور دوسرا سہ ماہی میں تیزی سے گھٹ رہی تھی۔

کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، ایشیا کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیوں کی وجہ سے درآمد شدہ خوردنی ایشیا (جیسے خوردنی تیل، دالیں وغیرہ) کے ساتھ ساتھ صنعتی ایشیا (جیسے دھاتیں، کپاس، کاغذ وغیرہ) پر مہنگائی کا دباؤ بڑھ گیا۔ دوم، قوزی مہنگائی، جو پہلے 7 فیصد کی حد میں تھی، بڑھنا شروع ہو گئی، جس سے ملکی طلب کے دباؤ کی عکاسی ہوئی۔ آخر، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اساسی اڑکے باعث مکان کے کرایوں میں نمایاں اضافہ ہوا، جس سے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں مکان کے کرایے 6.3 فیصد تک بڑھ گئے۔ مہنگائی کے وسیع الیاد دباؤ کے ساتھ، مالی سال 22ء کے لیے مہنگائی کی پیش گوئی کی حد کو بھی 7 تا 9 فیصد سے بڑھا کر 9 تا 11 فیصد کر دیا گیا۔

ان پیشرون، بالخصوص مہنگائی اور جاری کھاتے کے خسارے میں اضافے کے خطرات میں تو قع سے زیادہ تیز تبدیلی، کو مد نظر رکھتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 275 بی پی ایس اضافہ کیا۔ ستمبر 2021ء میں 25 بیس پونٹس اضافے کے ساتھ سختی کے دور کے آغاز کے بعد، نومبر 2021ء میں پالیسی ریٹ میں مزید 150 بی پی ایس اور دسمبر 2021ء میں 100 بی پی ایس کا اضافہ کیا گیا (مکمل 3.3)۔ زری پالیسی کمیٹی کا خیال تھا کہ اس سے مہنگائی کے دباؤ کا مقابلہ کرتے ہوئے اور جاری کھاتے کی پائیاری کو یقینی بناتے ہوئے پائیار اقتصادی ترقی حاصل ہوگی۔ اہم بات یہ ہے کہ پاکستان نے ہی نہیں بلکہ بڑے مرکزی بینکوں نے بھی 2021ء کی دوسری ششماہی کے دوران زری پالیسی کو سخت کیا تاکہ مہنگائی کی توقعات کو قابو میں رکھا جاسکے (باکس 3.1)۔ تاہم، پاکستان ان ممالک میں شامل تھا جنہوں نے مہنگائی اور اس کی توقعات کو محمد و درکھنے کے لیے فوری طور پر زری پالیسی کی مطابقت کا انتخاب کیا۔ مزید برآں، نومبر کے اجلاس میں، زری پالیسی کی تکمیل کے عمل کو یعنی الاقوای بہترین طریقوں کے مطابق مزید پیش بینی اور شفاف بنانے کی کوششوں کے سلسلے میں زری پالیسی کے جائزوں کی تعداد کو سال میں چھ سے بڑھا کر آٹھ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔



Source: State Bank of Pakistan

اسی طرح، زری پالیسی کے تناظر میں تشویش کا ایک اور اہم پہلو مضبوط برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات نر کے باوجود جاری کھاتے کے خسارے میں کمی تھی۔ جاری کھاتے کے خسارے کے اعداد دشمن اکتوبر 2021ء اور نومبر 2021ء کی توقعات سے زائد تھے، جس کی بنیادی وجہ ملکی طلب میں اضافے کے ساتھ اجتناس کی عالمی قیمتیوں میں تیزی سے اضافہ تھا۔

¹ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں فہرست ایف ایم کی جیز کمپنیوں کی مجموعی فروخت میں 19.9 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کی نسبت میں 12.1 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ برس کی نسبت میں 11.0 فیصد زائد ہے، جبکہ مالی ششماہی میں سینٹ کی فروخت گذشتہ برس کی ملکی فروخت کی نسبت میں 24.1 میں نے زائد رہی۔

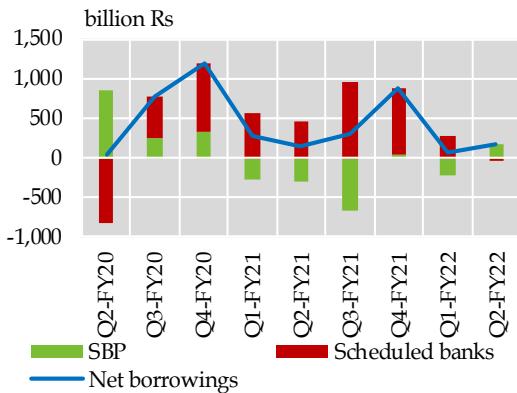
² مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں بڑے بیانے کی ایشیا سازی میں 7.4 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کی فیصد تھا۔

زری پالیسی اور مہنگائی

دیا گیا۔ دوم، صارفی ماکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط کو سخت کیا گیا۔ سوم، اضافی 114 فیصد کیش مار جن کی شرط عائد کی گئی، جس سے درآمدی نموست ہوئی اور اس طرح ادھیگیوں کے توازن کو سہارا ملا۔³

لہذا، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں اضافے سے بہ وزن اوسط شبینہ شرخوں کے ساتھ ساتھ قرض گاری کی بہ وزن اوسط شرخوں میں تقریباً اسی درجے کا اضافہ ہوتا ہم، اس کا اسلامی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں زیادہ نمایاں تھا۔ نتیجتاً، پالیسی ریٹ اور نظر ثانی شدہ محتاطیہ ضوابط دونوں کے جواب میں مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران صارفی ماکاری خاص طور پر گاڑیوں، ذاتی اور پائیدار صارفی اشیا کے گروپوں میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں 16.2 فیصد کی آئی۔ تاہم، دوران سہ ماہی تجھی شعبے کے مجموعی قرضے میں زبردست اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ اجناس کی بلند قیتوں کی وجہ سے جاری سرمائے کی طلب بڑھنا تھی۔ لاگت کے دباؤ کے علاوہ، ٹیکسٹائل جیسے کچھ شعبوں میں سرگرمی بڑھنے سے بھی جاری سرمائے کی ضروریات میں اضافہ ہوا۔

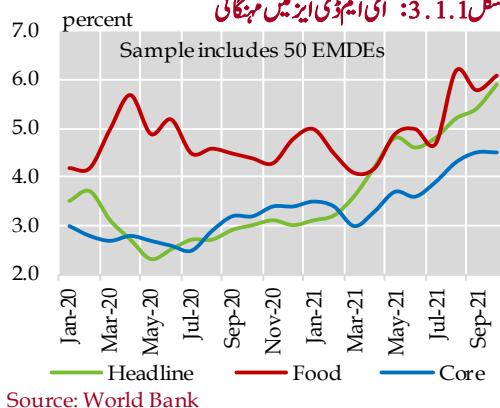
فہل 3.3: بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری



Source: State Bank of Pakistan

طلب کے ابھرتے ہوئے دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے پالیسی ریٹ میں تبدیلوں کے علاوہ کچھ دیگر خصوصی اقدامات بھی کیے گئے۔ اذل، جدوں بینکوں کی طرف سے دوختے کی مدت کے دوران برقرار رکھا جانے والا اوسط مطلوبہ نقص محفوظ 5 فیصد سے بڑھا کر 6 فیصد کیا گیا، اور یومیہ کم از کم مطلوبہ نقص محفوظ 3 فیصد سے 4 فیصد کر

فہل 3.1.1: ای ایمڈی ایز میں مہنگائی



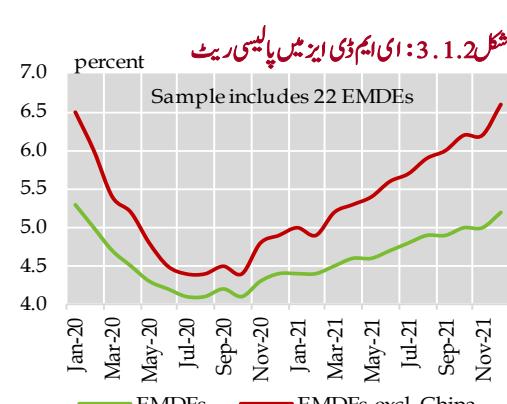
Source: World Bank

پاک 3.1: ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتیوں میں مہنگائی اور زری پالیسی رو عمل گذشتہ چند مہینوں کے دوران پوری دنیا میں مہنگائی کا دباؤ متعدد رفتار سے زیادہ متعاقم ہوا ہے۔ ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتیوں (ای ایمڈی ایز) میں 2020ء کے وسط سے مہنگائی میں وسیع البیناد اضافہ دیکھا گیا ہے، تاہم، جولائی 2021ء کے بعد سے یہ اضافہ تیز تر ہوا ہے (فہل 3.1.1)۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی کو بالعموم وبا سے متعلق طلب اور رسد کے فرق اور اجناس کی بلند قیتوں، نیز گذشتہ برس کے مقابلے میں طلب بڑھنے سے منوب کیا جاتا ہے۔⁴ بعض معیشتیوں میں، شرح مبادله میں کمی بھی درآمدی مصنوعات کی قیتوں میں اضافے کا باعث بن گئی۔

مہنگائی میں اضافہ تمام ممالک میں نیز اجزا کے لحاظ سے بھی وسیع البیناد رہا ہے۔ مثال کے طور پر تقریباً اسی فیصد ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتیوں میں، جن میں پیش روپ اور وسطی

³ محتاطیہ ضوابط میں تبدیلی سے درآمدی گاڑیوں کی ماکاری پر موثر قد غلن گی۔ ان کی وجہ سے ملک میں بننے والی / اس سمل ہونے والی 1000 سی انجن استعداد سے زائد کی گاڑیوں اور صارفی ماکاری سہوتوں جیسے ذاتی قرضے اور کریڈٹ کارڈ کے لیے بھی ضوابط ہو گئے ہیں۔

⁴ عالمی اقتصادی مظہر نامہ، اکتوبر 2021ء، میں الاقوامی مالیاتی فنڈ



Source: World Bank

ایشیا، لاطینی امریکہ اور کیریبین جزر، اور صحرائے عظیم کے ذیلی افریقی ممالک ہیں، میں 2021ء میں مہنگائی بلند رہی۔ اجزا کے لحاظ سے، غذا، توانائی اور بنیادی گروپوں میں مہنگائی میں اضافہ ہوا (مکمل 3.1.1)۔ زیرِ غور ملکوں میں خاص طور پر تقریباً ایک تھائی میں 2021ء کے دوران غذائیں دو بندی مہنگائی دیکھی گئی۔⁵

مہنگائی کے دبای سے منٹنے اور مہنگائی کی توقعات کو قابو میں رکھنے کے لیے متعدد ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر میشتوں نے حالیہ مہینوں کے دوران زری پالیسیوں کو سخت کیا ہے (مکمل 3.1.2)، قبل ازیں وابی چیلنجوں سے منٹنے کے لیے معقول مالی معاوضت اور زری مہیز انہیں فراہم کی گئی۔

3.2 زری مجموعے

دریں اتنا، مالی سال 22ء کی دو مسلسل سہ ماہیوں کے دوران بینکوں کے خاص بیروفنی اتناٹوں میں کمی واقع ہوئی۔ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران خاص بیروفنی ااناٹوں میں مجموعی طور پر 227.5 ارب روپے کی ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی مدت ااناٹوں میں مجموعی طور پر 227.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ حالیہ تخفیف بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک میں 8.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ جن میں مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے خاص بیروفنی ااناٹوں کی بنا پر ہوئی جن میں مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 219.6 ارب روپے کی واقع ہوئی جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 345.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ یہ بڑھتے ہوئے تجارتی خارے کی بنا پر جاری کھاتے کے توازن میں ہونے والے بکار کے اثرات کی عکاسی ہے۔ اسی طرح کرشم بینکوں کے خاص بیروفنی ااناٹوں میں بھی 8.0 ارب روپے کی معمولی کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 33.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 69.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 64.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا، نیز رواں سال پہلی ششماہی میں کرشم بینکوں کے ڈپازٹس میں 959.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 1081.8 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ چنانچہ کرنی اور ڈپازٹ کا تنااسب 38.2 فیصد تک کم ہو گیا جو دسمبر 2018ء کے بعد پست ترین سطح ہے۔ ڈپازٹ میں اس نمو کو پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 275 بی پی ایس

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران زری وسیع کی نمودست ہو کر 4.3 فیصد رہ گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.6 فیصد تھی۔ زری رسید میں تمام تم نمو بینکوں کے خاص مالکی ااناٹے بڑھنے سے ہوئی، جس میں مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1274.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ دریں اتنا، اس اضافے کا کچھ حصہ بینکوں کے خاص بیروفنی ااناٹوں میں 5.5 ارب روپے کی سے زائل ہو گیا جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 8.8 ارب روپے اضافہ ہوا تھا (جدول 3.1)۔

خالص مالکی ااناٹوں میں پیشتر اضافہ بخی قرضے کے استعمال سے ہوا جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1043.1 ارب روپے تک پہنچ گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 343.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کی بنیادی وجہ خام مال کی بلند قیمتیں اور ملکی اقتصادی سرگرمیوں کی بلند سطح تھی۔ خالص مالکی ااناٹوں کی توسعے میں اہم کردار ادا کرنے والے دیگر عوامل میں سرکاری شعبے کے اداروں کی جانب سے گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ ترضی گیری اور اجلاس کی خریداری کرنے والی ایجنسیوں کی جانب سے قرضوں کی پست وابستہ شامل ہے۔ مجموعی طور پر ان تمام عوامل نے بینکوں سے حکومتی میزبانیہ قرض گیری میں کمی کے اثرات کو توجیہ زائل کر دیا جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں گر کر 246.8 ارب روپے رہ گئی جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں یہ 437.3 ارب روپے تھی۔

⁵ عالمی اقتصادی امکانات، جنوری 2022ء، عالمی بینک۔

جدول 3.1: زیری مجموع⁶

بہاؤ ارب روپے میں

میلی شہماں	مالی سال 22ء		مالی سال 21ء		میلی شہماں
	دوسری سہ ماہی	مکمل سہ ماہی	میلی شہماں	دوسری سہ ماہی	
1,047.3	897.9	149.5	1,162.7	902.3	260.5
-227.5	-194.7	-32.8	578.8	271.5	307.3
1,274.9	1,092.6	182.3	584.0	630.8	-46.8
246.8	170.0	76.7	437.3	152.1	285.2
-27.6	185.1	-212.7	-585.9	-304.0	-281.9
274.4	-15.1	289.5	1,023.2	456.0	567.1
-14.6	-24.1	9.5	-79.3	-19.4	-59.9
1,043.1	816.7	226.4	343.5	420.1	-76.6
67.1	55.5	11.6	-29.3	-17.4	-11.9
-70.7	70.8	-141.5	-92.9	91.7	-184.7
40.8	236.7	-195.9	11.7	160.8	-149.0
69.7	-41.9	111.6	64.5	104.9	-40.4
959.6	924.0	35.6	1,081.8	792.5	289.3

ع: عبوری

* یہ اعداد دشمنار قدر میں بینک ماکاری سے میں نہیں کھاتے، جیسا کہ باب 4 میں پیش کیے گئے ہیں۔

ماغز: بینک دولت پاکستان

سرکاری قرض گیری

مالی سال 22ء کی پہلی شہماں کے دوران بینکوں سے میزانیہ قرض گیری گر کر 247.0 ارب روپے رہ گئی جو گذشتہ برس اسی مدت میں 437.3 ارب روپے تھی۔ بینکوں سے اعانتِ میزانیہ میں سہ ماہی بنیادوں پر اس سمت روپی کے علاوہ رواں مالی سال پہلی سہ ماہی کے دوران قرض گیری نمایاں طور پر کم رہی۔ تاہم دوسری سہ ماہی کے دوران اس میں گذشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت معمولی سا اضافہ ہوا (مکمل 3.3)۔ دوران سہ ماہی، حکومت نے مرکزی بینک سے 185.1 ارب روپے کا قرضہ لیا جبکہ اس نے جدوں بینکوں کو 15.1 ارب روپے واپس کیے۔ مرکزی بینک سے قرضے میں اضافہ بنیادی طور پر آئی ایف کے ایس ڈی آر انٹھاص کے عوض حکومت کو قرض دینے سے ہوا۔⁶ اس کے علاوہ، مالی سال

اضافے، اور بینک دہندگان کی فہرست سے خارج افراد کے بینکاری لین دین پر وہ ہو ٹھنگ تکمیل کرنے سے منسوب کیا جاسکتا ہے جو کم جو لوائی 2021ء سے لگو ہوا۔ صارف کے ڈپازٹس کے اجزاء تکمیل میں بھی اس کی عکاسی ہوئی۔ مالی سال 22ء کی پہلی شہماں کے دوران صارفین کی نفع بخش امانتوں میں 861.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 403.4 ارب روپے تھا۔ دریں اتنا، غیر نفع بخش کھاتوں میں رقم رکھنے کی بڑھتی ہوئی موقع لاغت (opportunity cost) کے پیش نظر مالی سال 22ء کی پہلی شہماں کے دوران صارفین کے غیر نفع بخش ڈپازٹس میں 222.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو گذشتہ برس 0.333 ارب روپے تھا۔

⁶ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت پاکستان کو اسٹیٹ بینک نے 474.9 ارب روپے کا قرضہ دیا۔

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 22-2021ء

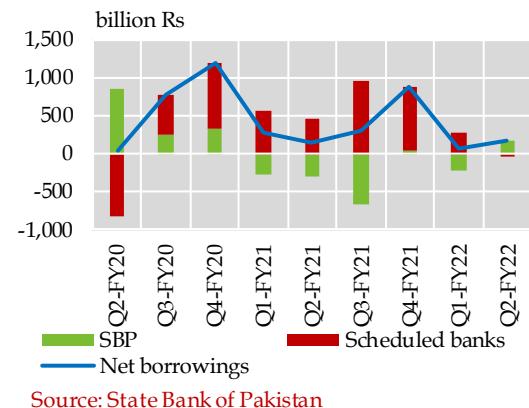
22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مرکزی بینک کے پاس موجود حکومتی ڈپارٹس میں بھی کمی واقع ہوئی، جس نے اسٹیٹ بینک سے مجموعی قرض گیری کو بڑھادیا۔ سود میں اضافے کے بعد ستمبر 2021ء میں مارکیٹ کی یہ توقعات مزید مضبوط ہوئیں کہ شرح سود میں مزید اضافہ ہو گا۔

مکمل 3: بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری

اس پس منظر میں، حکومت نے معینہ شرح والے بانڈز کے مقابلے میں روائی شرح والے پی آئی بیز کو عرصیت نکالنے کے بعد کی بنیاد پر زیادہ اہداف تقویض کیے، کیونکہ روائی شرح والے بانڈز متغیر منافع فراہم کرتے ہیں اور ان کی عرصیت وسط سے طویل مدت کی ہے۔ عرصیت نکالنے کے بعد کی بنیاد پر تقریباً 42 فیصد اہداف روائی شرح والے پی آئی بیز کو تقویض کیے گئے، جس کے بعد تقریباً 26 فیصد اجادہ صکوک کو دیے گئے۔

ٹی بلر کے ضمن میں، مارکیٹ نے سہ ماہی وثائقوں میں سرمایہ کاری میں دچپی ظاہر کی۔ سہ ماہی ٹی بلر کے لیے پیشکش اور ہدف کا باہمی تناوب دونا تھا جبکہ ششماہی اور 12 ماہی دونوں بلر کے لیے یہ تناوب 0.9 گنراہ۔ حکومت نے بڑھتی ہوئی قاطع شرح سود بڑھانے اور خاکہ عرصیت متحتم بنانے کے درمیان توازن کی خاطر دیگر زیر و کوپن بانڈز کے مقابلے میں سہ ماہی بلوں کے لیے (عرصیت نکالنے کے بعد) بلند ترین قبولیت ظاہر کی (مکمل 3.4)۔

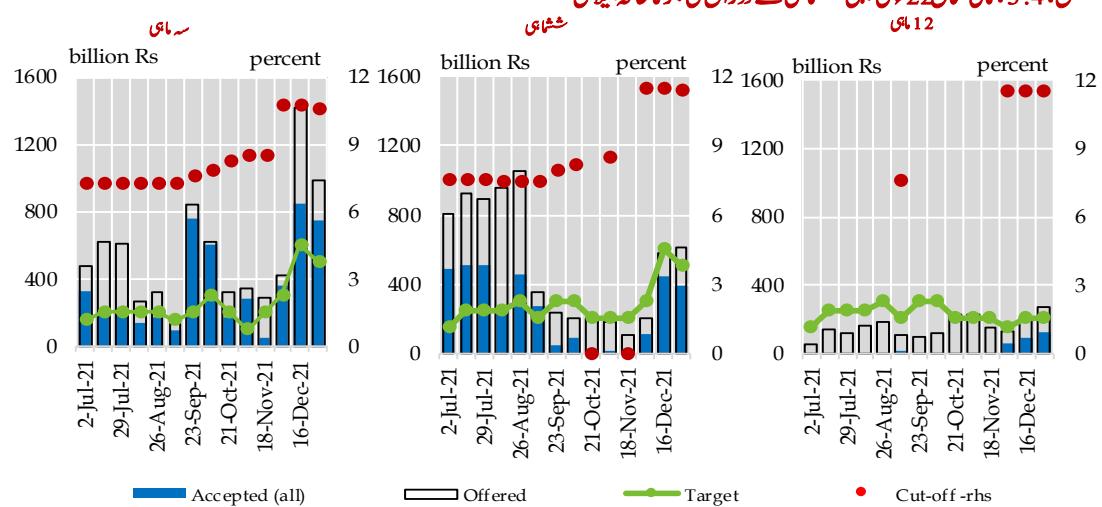
22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مرکزی بینک کے پاس موجود حکومتی ڈپارٹس میں بھی کمی واقع ہوئی، جس نے اسٹیٹ بینک سے مجموعی قرض گیری کو بڑھادیا۔



ابتدائی میلامیں

ماں سال کے آغازی سے تکلیف مدتی آلات میں مارکیٹ کی دچپی برقرار رہی۔ اس کی بنیادی وجہ شرح سود کے رجحان کی توقعات تھیں۔ شرح سود کے دورانیے کے معموس ہونے سے قبل حکومت نے اولین بازار میں قاطع شرحوں میں اضافہ نہیں کیا تاکہ یافت کو کم رکھا جائے، جس کی وجہ سے ٹی بلر اور معینہ کوپن پی آئی بیز

مکمل 3.4: مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹی بلر کا غاہکہ بیانی



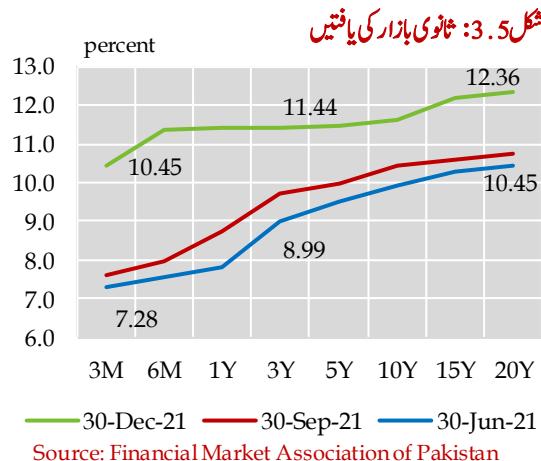
زری پالسی اور مہنگائی

روال شرح والے بانڈز پر سرمایہ کاری کو بڑھتی ہوئی شرح سود کے منظر نامے نے مزید سازگار بنادیا۔ 2 سالہ سہ ماہی کوپن روال شرح والا بانڈ اپنے زمرے میں سب سے زیادہ پسندیدہ رہا۔ قبولیتیں قبل از نیلائی ہدف سے زائد تھیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روال شرح والے 2 سالہ پی آئی بی میں صرف 14 دن دورانیے کا خطرہ ہوتا ہے، یہ اولین بازار میں دستیاب سب سے کم دورانیے کا بانڈ ہے۔⁷

3.2: پالسی کا ناکر
ارب روپے

	هدف	عرصت	پیکش*	تولی شدہ
4,375.4	7,821.3	5,702.8	5,950.0	فریوری بلڈر
3,059.8	4,400.4	2,148.1	2,200.0	سہ ماہی
1,042.3	2,088.9	3,467.1	2,300.0	ششماہی
273.3	1,332.1	87.6	1,450.0	12 ماہی
<u>پاکستان سرمایہ کاری بانڈز</u>				
287.6	990.1	54.8	300.0	معین شرح
64.9	281.6		90.0	3 سالہ
167.0	366.9	54.8	75.0	5 سالہ
55.7	331.4		60.0	10 سالہ
0.0	5.2		45.0	15 سالہ
0.0	5.0		15.0	20 سالہ
0.0	0.0		15.0	30 سالہ
606.2	1,004.5	-	650.0	روال شرح
459.9	575.2		175.0	2 سالہ - سہ ماہی
146.3	281.5		175.0	3 سالہ - سہ ماہی
0.0	104.6		175.0	5 سالہ - نیم ششماہی
0.0	43.2		125.0	10 سالہ - ششماہی
587.9	794.6	-	400.0	اجارہ ٹکوکر
507.2	586.4		300.0	بی آئی ایس - وی آر آر
80.7	208.1		100.0	بی آئی ایس - ایف آر آر
* صرف سائبیت بولیاں				
ماغن: بینک دولت پاکستان				

ثانوی بازار میں، طویل مدتی یافتتوں کے مقابلے میں قابلیتی یافتتوں میں زیادہ تیزی سے اضافہ ہوا، جس سے یہ بات اجاتر ہوتی ہے کہ مستقبل قریب میں شرح سود بڑھنے کی توقعات زیادہ تھیں۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پالسی ریٹ میں 250 بی پی ایس اضافے کے دفعہ میں، سہ ماہی یافتتوں میں 276 بی پی ایس اضافہ ہوا، جبکہ ششمائی یافت 33 بی پی ایس بڑھی۔ جبکہ، خططیافت کے انتہائی سرے پر 3 سالہ، 5 سالہ اور 10 سالہ بانڈز کی یافتتوں میں ہونے والا اضافہ بالترتیب 170 بی پی ایس، 151 بی پی ایس اور 117 بی پی ایس تھا (مکمل 3.5)۔



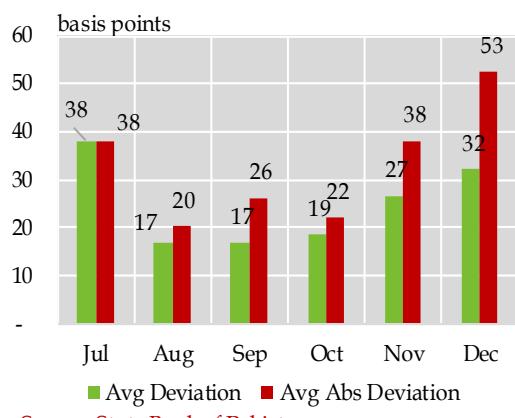
خططیافت کی اقتصادیت کے ساتھ حکومت نے بھی معینہ شرح والے پی آئی جیز کی ہدف سے قریب مغلوری دی۔ اگرچہ فی الحال شر جیس بلند سطح پر ہیں جس سے حکومت کی قرض گیری کی لگت میں اضافہ ہو گا، تاہم حکومت کو خالک عرصیت برقرار رکھنے اور ریاستی بانڈز کے واجب الادا اسٹاک کو متعدد بنانے میں بھی مدد ملے گی۔ 5 سالہ بانڈز کے معاملے میں قبولیت اهداف سے دو گنی سے بھی زائد رہی۔ حکومت نے مجموعی طور پر 0.300 ارب روپے ہدف کے مقابلے میں معینہ کوپن والے پی آئی بیز کے 287.6 ارب روپے قبول کیے۔

⁷ دو سالہ روال شرح پی آئی بی کوپن کی سہ ماہی وار ادائیگی کی جاتی ہے؛ تاہم، اس کا اجرائے ثالثی پندرہ یوم کی بنیاد پر ہوتا ہے جس سے اس کی مدت سہ ماہی مل سے پست ہو جاتی ہے، جس کی عرصیت کی مکمل 84 یام میں ہوتی ہے۔

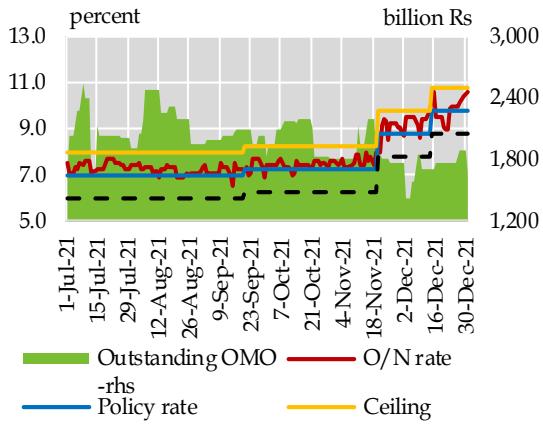
ادنال مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں اوسط آنکھ ہو کر 1875.0 ارب روپے رہ گئے جو گذشتہ سہ ماہی میں 2092.4 ارب روپے تھے (فہل 3.6)۔

جہاں تک تغیر پذیری کا تعلق ہے تو مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران شبینہ بازار زر میں بلند تغیر پذیری آئی۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران شبینہ شرحوں کا پالیسی ریٹ سے اوسط مطلق اخراج 38 بی پی ایس تک بڑھ گیا جبکہ گذشتہ سہ ماہی میں یہ 28 بی پی ایس تھا (فہل 3.7)۔ اہم بات یہ ہے کہ نومبر 2021ء میں ایٹھ بینک نے رسدرز میں اضافے کو محدود کرنے کے لیے مطلوبہ نقدِ محفوظ میں بھی اضافہ کیا تھا۔ نتیجتاً، اس اقدام نے بینکوں میں ڈپاٹس کی آمد کی صورت میں آنے والی سیالیت اور حکومت کی طرف سے خالص واپسی کے اثر کو جزو ازاں کر دیا۔ اس سے قطع نظر، طویل مدت میں یہ اقدام بینکوں کو طویل مدتی ڈپاٹس جمع کرنے کی ترغیب دے گا۔⁸ مزید برآں، دوران سہ ماہی زری پالیسی کمیٹی کی جانب سے شرحِ سود بڑھانے کے دو فیصلوں کی وجہ سے شبینہ بازار زیادہ اتار چڑھاؤ کا شکار رہا۔ بلند تغیر پذیری کو بہتر تنخ کم کرنے اور دسمبر 2021ء کی پالیسی میں دی گئی مستقبل کی رہنمائی کو مزید بڑھانے کے لیے، زری پالیسی کمیٹی کے اعلان کے بعد دسمبر میں بازار زر کے 63 روزہ تین سو دوں کے ادخال کیے گئے۔

فہل 3.7: شبینہ ریٹس کا پالیسی ریٹ سے اخراج



فہل 3.8: شبینہ رہنمای مارکیٹ



Source: State Bank of Pakistan

بین الینک سیالیت

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں بازار زر میں سیالیت کے دباؤ کی علامات و کھائی دیں جو اکتوبر 2021ء تک برقرار رہیں۔⁹ نومبر 2021ء کے بعد جب ڈپاٹس جمع ہونے کا سلسلہ تیز ہوا اور حکومت کی کمرشل بینکوں سے قرض گیری بھی پست رہی تو مارکیٹ کا بازار زر کے سو دوں کے ادخال پر انحصار ختم ہونا شروع ہو گیا۔ دوسری طرف، تجی قرضوں کا بلند استعمال اور مطلوبہ نقدِ محفوظ میں اضافے نے نظام میں سیالیت کی اس آمد کا اثر جزوی طور پر زائل کر دیا۔ بازار زر کے سو دوں کے سہ ماہی

⁸ تفصیلات کے لیے معیشت کی کیفیت پر ایٹھ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے مس 22ء کا باب 3 دیکھیں۔

⁹ نقدِ محفوظ کے تابع کا اطلاق بینکوں کی طلب اور ایک سال سے کم مدتی میعادی واجبات پر ہوتا ہے۔

زی پالیسی اور مہینگائی

بلند قرض گیری کو ان وجوہات سے ملنک کیا جاسکتا ہے (i): خام مال کی بلند قیمتیں (باخصوص کپاس اور دھاتوں کی) جس نے ٹیکنائیکل اور لوہے اور فولاد کی قرض گیری کی ضروریات میں اضافہ کیا؛ (ii) لوہے اور فولاد نیز کاغذ اور کاغذی مصنوعات جیسے شعبوں میں بہتر پیداوار؛ اور (iii) تجارتی سرگرمیوں میں تحرک نے بھی قرضوں کی بلند طلب میں حصہ ڈالا، جیسا کہ زیرِ جائزہ مدت کے دوران تجارتی ماکاری (آرمدی ماکاری اور برآمدی ماکاری دونوں) میں وسعتِ الہباد اضافے سے ظاہر ہوتا ہے (مکمل 3.9)۔ مالی سال 22ء کی پہلی شتمہی کے دوران قرضوں کی بلند رخواستیں موصول ہوئیں جس سے قرضوں کی مجموعی بہتر طلب ظاہر ہوتی ہے۔

جاری سرمائے کے قرض

مالی سال 22ء کی پہلی شتمہی کے دوران جاری سرمائے کے قرضوں میں 607.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 73.7 ارب روپے اضافہ ہوا تھا (جدول 3.3)۔ کاروباری اداروں کی جانب سے قابلیتی قرضوں کی بلند طلب کو بعض شعبوں کی مخصوص پیش رفت سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

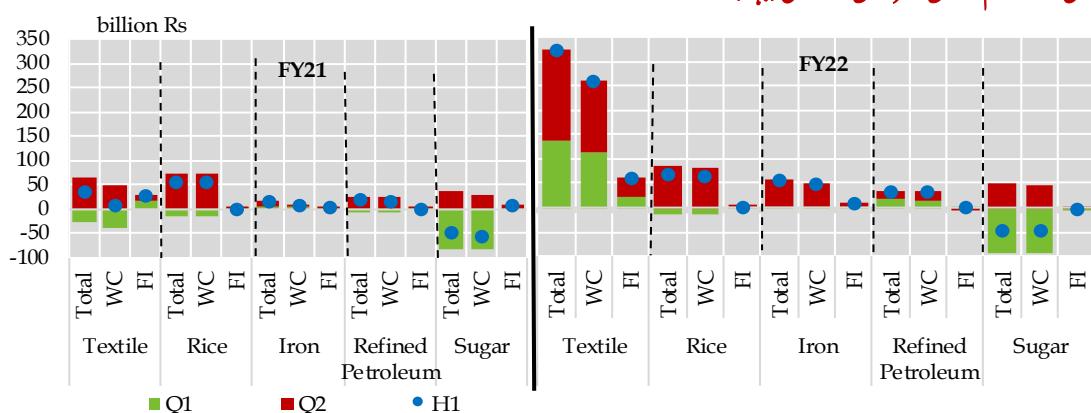
مالی سال 22ء کی پہلی شتمہی کے دوران شعبہ ٹیکنائیکل کا حصہ مجموعی طور پر 260.1 ارب روپے کی قرض گیری کے ساتھ غالب رہا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران یہ صرف 8.4 ارب روپے تھا۔ اس اضافے کی وجہ دو اہم عوامل

3.3 نجی شعبے کو قرضہ

مالی سال 22ء کی پہلی شتمہی کو گذشتہ برس کے سازگار ماحول کے مقابلے میں رواں سال نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے لیے نسبتاً سخت زری حالات کی طرف منتقلی کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے، جس کی بنیادی وجہ دو عوامل ہیں۔ اول، پالیسی ماحول زیادہ موافق نہ تھا، کیونکہ پالیسی ریٹ دسمبر 2021ء کے اختتام تک 275 میس پاؤ نشیش اضافے سے 9.75 فیصد تک پہنچ گیا جو جون 2021ء کے آخر میں 7.0 فیصد تھا (مکمل 3.2)۔ دوم، اجنس کی عالمی قیتوں میں مستقل اضافے ہوتا رہا، جس سے نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے لیے خام مال کی لگت بڑھ گئی۔ ان عوامل کے باوجودہ، زیرِ جائزہ مدت کے دوران معاشری سرگرمیوں میں توسعہ جاری رہی، کیونکہ تو قع ہے کہ پالیسی کی مکھویت سے مجموعی اقتصادی سرگرمیوں پر اثرات تاخیر سے پڑیں گے۔

مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں قرضے کے استعمال میں تیزی سے اضافہ ہوا، چنانچہ مالی سال 22ء کی پہلی شتمہی کے دوران نجی کاروباری اداروں کو قرضے گذشتہ برس کی اسی مدت سے تقریباً پار گناہ بڑھ گئے۔ بنیادی طور پر یہ اضافہ جاری سرمائے کے قرضوں سے ہوا، جن کا ارتکاز مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں تھا (مکمل 3.8)۔

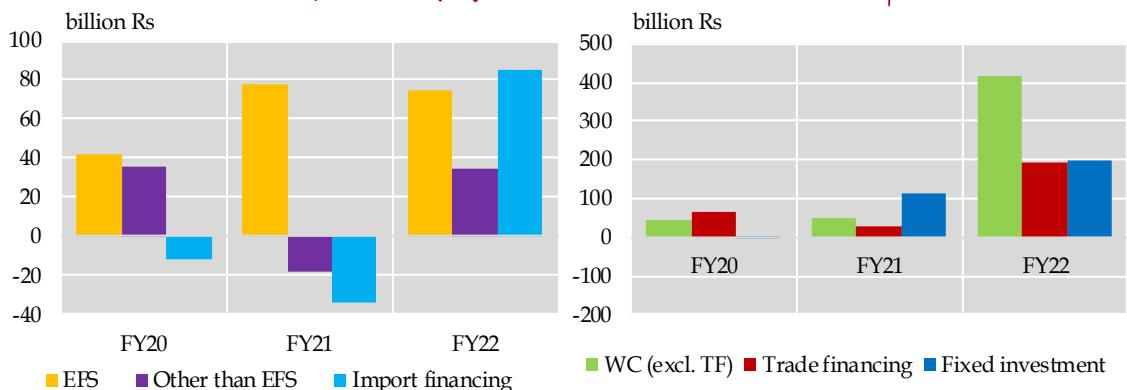
شکل 3: اہم شعبوں کا قرضوں کا استعمال (بہاء)



Source: State Bank of Pakistan

گل 9.3: مالکاری کی اقسام میں رجحان

گل 9.3 ب: تجارتی قرضے میں بہاء



شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں 40.2 فیصد اضافے سے ہوتی ہے، جبکہ گذشتہ برس 11.8 فیصد کی کمی ہوئی تھی۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران صاف شدہ پیٹرولیم کے شعبے کی طرف سے لیے گئے قرضے تقریباً دو گنے ہو کر 34.4 ارب روپے ہو گئے، جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 17.7 ارب روپے قرضے لیے گئے تھے۔ پیشتر اضافہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ہوا، کیونکہ یہی آگلی ریفارمنس یوں نے ایندھن کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے بینک قرضے لیے جو پہلی سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم کی فروخت میں 17.9 فیصد سال بساں نموکے مطابق ہے۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران کاغذ اور کاغذی مصنوعات کے شعبے نے 17.6 ارب روپے قرضہ لیا، جبکہ گذشتہ برس اس نے 5.5 ارب روپے کی خالص والی کی تھی۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں کاغذی مصنوعات کی پیداوار میں 8.3 فیصد سال بساں نموکی وجہ سے زیادہ قرضے لیے گئے۔

صاف شدہ پیٹرولیم اور کاغذ کے علاوہ بنائی اور حیوانی تیل اور چربی کے شعبے کے بھی قلیل مدتی قرضوں میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران مذکورہ

تھے۔ اول، کپاس کی بلند قیتوں نے بیکٹائل کے کاروباری اداروں کی قرض گیری کی ضروریات بڑھادیں۔ یہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی کپاس کی قیتوں میں سالانہ 56.8 فیصد اضافے سے بھی ہم آہنگ ہے۔¹⁰ دوم، بیکٹائل کے کاروباری اداروں نے اپنی برآمدات بڑھانے کے لیے قلیل مدتی مالکاری سے بھی استفادہ کیا، جیسا کہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران اہم بیکٹائل مصنوعات کی زیادہ مقدار میں برآمدات سے واضح ہوتا ہے (باب 5)۔

اسی طرح عالمی منڈی میں دھاتوں کی قیمتیں بڑھنے سے خام لوہے اور فولاد کے شعبوں کی قرض گیری پانچ گناہ بڑھ گئی۔¹¹ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران لوہے اور فولاد کی فرموں کے جاری سرماۓ کے مجموعی قرضوں میں 49.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 9.5 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ خام مال کی قیمت کے دباؤ سے منٹنے کے علاوہ، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران لوہے اور فولاد کی مصنوعات کی پیداوار میں 18.4 فیصد اضافے کو شعبے کی قرض گیری سے منسوب کیا جا سکتا ہے، جبکہ گذشتہ برس 1.2 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تھا۔ یہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملک میں فعل تعمیراتی سرگرمیوں سے ہم آہنگ ہے، جس کی عکاسی زیر جائزہ عمر سے کے دوران سرکاری

¹⁰ ماغذہ: ابھر تی ہوئی بیکٹائل مصنوعات۔

¹¹ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں عالمی منڈی میں بنیادی دھاتوں کی قیمتیں تقریباً 30 فیصد بڑھیں (ماغذہ: آئی ایم اینف)۔

زمری پالیسی اور مہنگائی

جدول 3.3: خجی بھے کے کاروباری اداروں کو قرضہ (شش 1)

معینہ سرمایہ کاری		جاری سرمایہ**		مجموعی قرضہ*		(بیہودہ روپے میں)
مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	
199.8	115.7	607.7	73.7	860.2	219.5	خجی کاروباری ادارے
136.3	72.2	527.4	10.3	670.9	83.7	اشیاسازی
63.3	26.5	260.1	8.4	326.5	35.4	ٹکٹاکل
2.9	1.3	67.4	55.8	70.5	57.2	چاول کی پرسیگ
8.2	5.8	49.6	9.5	57.8	15.3	صف شدہ بیٹر و لم
1.5	1.3	34.4	17.7	35.9	18.9	کافنڈ اور کافنڈ کی مصنوعات
7.2	3.7	17.6	-5.5	24.8	-1.8	صف شدہ بیٹر و لم
1.7	3.4	15.4	-13.7	17.4	-10.3	جناتی و حیواناتی تبلی و چوبی
1.6	3.5	10.0	-4.1	11.6	-0.6	سینٹ پچنا اور پلاسٹر
6.6	2.2	6.9	-19.6	13.5	-17.4	موڑ گاڑیاں
11.5	3.2	-5.6	24.5	5.9	27.7	کھادیں
-0.6	8.1	-45.3	-54.0	-45.9	-46.0	چنی
34.0	-4.9	-13.2	10.0	20.8	5.1	ٹیلیں موصلات
19.9	45.2	7.6	-4.7	27.4	40.4	بجلی کی بیڈ اور تریلیں و تیزیم
5.6	-2.2	23.9	13.7	30.6	11.5	زراعت، بیتل بانی اور ماہی گیری
2.2	0.5	8.6	-0.3	11.4	0.2	ٹرا نپورٹ، ذخیرہ کاری
1.2	5.8	46.9	19.0	49.3	25.2	تھوک اور خوردہ تجارت
1.2	3.9	-2.0	-7.3	-0.9	-3.4	کان کنی و کوہ کنی
-0.5	-6.0	1.0	-1.5	3.8	-4.6	ریکل ائیٹ سرگرمیاں
-3.6	-9.1	0.3	3.7	31.1	15.7	تغیرات

* شش 1 میں 21ء اور شش 1 میں 22ء کے مجموعی قرضوں میں 0.1 ارب روپے کے تغیراتی قرضے شامل ہیں، کیونکہ خجی کاروباری اداروں میں مبنی الشعبہ جاتی روپہ دل کی بنابر

جون 2020ء سے قرضوں کے ڈیٹا پر نظر ثانی کی گئی ہے (دیکھیج آئی ایچ اینڈ ایم ای ایف ذی سر کلریٹ نمبر 28 برائے 2020ء)، ** جاری سرمائے کے قرضے میں تغیراتی ماکاری شامل ہے۔

ماخوذ بیک دولت پاکستان

شجھے نے اپنی برآمدات بڑھانے کے لیے اگلی سہ ماہی کے دوران زیادہ قرضے لیے۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران چاول کی برآمدی مقدار میں 11.7 فیصد سال بسا نہ موسے اس بات کو تقویت ملتی ہے۔ دوسری طرف، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چنی کے شجھے کی جانب سے قرضوں کی نمایاں طور پر بلند واپسی کے بعد، گنے کی بلند قیمتوں اور کچل کاری کے آغاز کی وجہ سے، گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران قرض گیری بڑھ

شجھے نے 15.4 ارب روپے کا قرضہ لیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 13.7 ارب روپے کی خالص واپسی کی تھی۔ تمام تراشانہ مالی سال 22ء کی بجلی سہ ماہی میں مرکوز تھا، جب عالمی منڈی میں خوردگی تیل کی بلند قیمتوں نے ان فرموں کی جاری سرمائے کی ضروریات کو بڑھادیا تھا۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششمہی کے دوران رائٹس پرسیگ فرمز نے 67.4 ارب روپے کا قرض لیا، جبکہ گذشتہ برس 55.8 ارب روپے قرضہ لیا گیا تھا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران معقول کے موسمی قرضوں کی واپسی کے بعد، اس

میں سرمایہ کاری قرضے

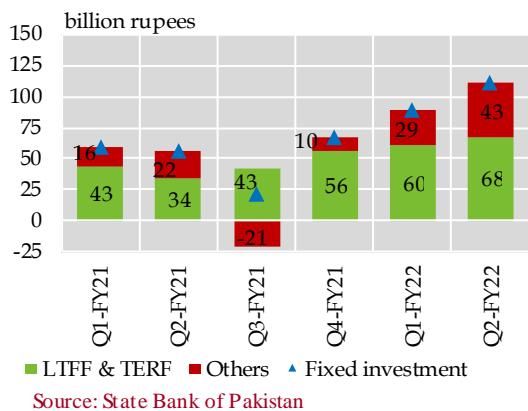
مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران معینہ سرمایہ کاری قرضوں کے تحت 115.7 ارب روپے کے قرضے لیے گئے، جبکہ گذشتہ برس 8.8 ارب روپے کے قرضے لیے گئے۔ خیلی شبھے کے کاروباری اداروں نے مشینری کی درآمدات اور استعداد بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک کی رعایتی ماکاری اسکیوں (ایل ٹی ایف ایف اور ٹرف) سے استفادہ کیا۔ مالی سال 22ء کی دوسرا سی ماہی کے دوران ایل ٹی ایف اور ٹرف کے تحت بلند اجراء سے اس کی تائید ہوتی ہے (مکمل 3.10)۔ یہ بات قبل ذکر ہے کہ ٹرف کے تحت 436 ارب روپے کی کل مختور شدہ رقم میں سے ستمبر 2021ء کے آخر تک 269 ارب روپے (تقریباً 62 فیصد) جاری کر دیے گئے تھے۔

اشیاسازی کے زمرے میں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران یونیکٹائل کاروباری ادارے 16.4 ارب روپے کی قرض کی کے ساتھ غالب رہے، جبکہ گذشتہ برس 5.5 ارب روپے کا قرضہ لیا گیا تھا۔ ایل ٹی ایف اور ٹرف سے استفادہ کرتے ہوئے، شعبہ یونیکٹائل نے یونیکٹائل مشینری کی درآمد کے لیے طویل مدتی قرضے لیے، جو کہ زیر جائزہ عرصے کے دوران یونیکٹائل مشینری کی درآمد میں 89.0 فیصد سال بساں نمو سے مطابقت رکھتے ہیں۔¹⁵ اس کے علاوہ، منقولی شواہد سے پتا چلتا ہے کہ اسپنگ کرنے والی کچھ یونیکٹائل فرموں نے اپنی پیداواری استعداد بڑھانے کی غرض سے فشنگ یو میں شامل کرنے کے لیے طویل مدتی ماکاری حاصل کی۔

یونیکٹائل کے علاوہ، اشیاسازی کے زمرے میں معینہ سرمایہ کاری قرضے لیے والا دوسرا سب سے بڑا شعبہ کھاد تھی، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران کھاد کے قرضوں میں 11.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 3.2 ارب روپے تھا۔ پیشتر اضافہ پہلی سی ماہی میں مرکوز تھا، کیونکہ ایک اہم فہرستی فریڈاائزر

گئی (مکمل 3.8)۔¹² مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران چینی کے شبھے نے مجموعی طور پر 45.3 ارب روپے واپس کیے، جبکہ گذشتہ برس 54.0 ارب روپے کی خاص و اپنی کی گئی تھی۔

مکمل 10.3: معینہ سرمایہ کاری قرضے (بہار)



غیر اشیاسازی کے شبھے میں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹھوک اور خردہ تجارت نے 46.9 ارب روپے کے قلیل مدتی قرضے حاصل کیے، جبکہ گذشتہ برس 19.0 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے گئے۔ اس سے تیل کی بڑی مارکیٹنگ کمپنیوں کی جانب سے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد کے لیے ماکاری کی عکاسی ہوئی ہے۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار میں 29 فیصد سال بساں نمو سے اس کو تقویت ملی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ چین پاکستان آزاد تجارتی معابدے کے تحت چین سے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات پر کشم ڈیوٹی کی چھوٹ سے کچھ بڑی اور ایم سیز نے فائدہ اٹھایا۔¹³ نیتیجنے، رواں مالی سال پہلی ششماہی کے دوران چین سے پیٹرول (موثر اپرٹ) کی درآمدات میں پاکستان کا حصہ بڑھ کر تقریباً 33 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران 7 فیصد تھا۔¹⁴

¹² مالی سال 22ء کی دوسرا سی ماہی میں گلے کی قیتوں میں 19.8 فیصد سال بساں اضافہ ہوا (ماخذ: پاکستان دفتر ثماریات)۔

¹³ ماخذ: ایف بی آر اس آر اور 2019/20 (I) 1640 بتاریخ 31 ستمبر 2019ء۔

¹⁴ ماخذ: پاکستان دفتر ثماریات۔

¹⁵ ماخذ: پاکستان دفتر ثماریات۔

زری پالسی اور مہینگائی

صارفی ماکاری میں مجموعی طور پر مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 107.5 ارب روپے کا بہاؤ درج کیا جو ایک سال قبل 84.7 ارب روپے تھا (جدول 3.4)۔ زیر جائزہ مدت کے دوران یہ اضافہ گاڑیوں کے قرضے کے علاوہ مکاناتی تعمیراتی قرضوں سے ہوا۔

جدول 3.4: صارفی ماکاری

		مکانی ششماہی		دوسری سماں		پہلی سماں		بہاؤ ارب روپے میں	
		مس	مس	مس	مس	مس	مس	مس	مس
107.5	84.7	49.0	46.6	58.5	38.1	58.5	38.1	58.5	38.1
45.5	45.3	15.5	24.0	30.1	21.3	30.1	21.3	30.1	21.3
40.2	6.4	25.3	5.5	14.9	0.9	14.9	0.9	14.9	0.9
10.1	8.4	6.3	2.3	3.8	6.1	3.8	6.1	3.8	6.1
9.9	26.3	2.6	13.8	7.4	12.5	7.4	12.5	7.4	12.5
1.7	-1.7	-0.6	0.9	2.3	-2.6	2.3	-2.6	2.3	-2.6

مأخذ: بینک دولت پاکستان

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران مکاناتی تعمیراتی قرضوں میں نمایاں اضافے نے گاڑیوں کے قرضے میں سست روی کا اثر دائل کر دیا۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران مکاناتی تعمیرات کے زمرے نے 40.2 ارب روپے کا قرض لیا، جبکہ گذشتہ برس کے مقابلے میں 6.4 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ اس کا اظہار گذشتہ برس کے مقابلے میں دسمبر 2021ء کے دوران مکاناتی اور تعمیراتی قرض کے واجب الادا اسٹاک میں 175 ارب روپے کے اضافے سے ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکوں کو لازمی ہدف دیا گیا تھا کہ وہ 31 دسمبر 2021ء تک نجی شعبے کے اپنے مجموعی قرضہ بزداں کا کم از کم 5 فیصد حصہ مکاناتی اور تعمیراتی قرضوں کے لیے مختص کر دیں۔¹⁹

فرم نے قابل تجدید تو انائی کے کاروبار میں اکثریتی حصے کے حصول کے لیے بینک ماکاری کا سہارا لیا۔¹⁶

غیر اشیاسازی کے اداروں میں سے مواصلات کے شعبے نے بلند معینہ سرمایہ کاری قرضے حاصل کیے۔ اس شعبے نے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 34.0 ارب روپے کا قرض لیا، جبکہ گذشتہ برس 4.9 ارب روپے کی خالص واپسی کی تھی۔ حالیہ اضافہ سٹریکٹ فانسٹک کی سہولت کو ظاہر کرتا ہے جو پہلی سہ ماہی کے دوران ایک بڑی سیلوار فرم نے فوری لاکنس کے حصول کے لیے تھی۔¹⁷

دریں اتنا، بینک کے شعبے نے بھی بینک قرضے سے استفادہ کیا، اگرچہ یہ گذشتہ برس سے کم تھا۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس شعبے نے 19.9 ارب روپے کا قرض لیا، جبکہ گذشتہ برس 45.2 ارب کا قرض لیا گیا تھا۔ بیشتر اضافہ پہلی سہ ماہی میں ہوا، کیونکہ ایک بڑی یوں لیٹی کمپنی نے ملکیت بدلنے کی وجہ سے سپرست کمپنی کے قرض کے جزوی تفصیل کے لیے قرض لیا تھا۔

صارفی ماکاری

گذشتہ برس کے دوران صارفی ماکاری کے لیے سازگار حالات کے بر عکس، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں ملک کے توازن ادا یگی کو سہارا دینے کے لیے درآمدی نمو کو سست کر کے معیشت میں طلب کی خواہ کو معتدل کرنے کی غرض سے بعض کلی محتاطیہ اقدامات کیے گئے۔¹⁸ ان ضوابطی اقدامات کا اثر صارفی ماکاری پر نظر آیا، کیونکہ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مجموعی صارفی قرضوں میں کمی آئی۔ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں صارفی ماکاری میں 49.0 ارب روپے اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت سے قدرے زیادہ ہے۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ ٹرانسپورٹ کے شعبے کی ماکاری ایک سال قبل کے 24.0 ارب روپے سے گھٹ کر مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران 15.5 ارب روپے رہ گئی۔

16 مأخذ: پاکستان اسٹاک ایکس چن، اس نک پر دستیاب ہے: www.psx.com.pk/psx/files-attachment/?file=168789.pdf

17 مأخذ: پاکستان میں کیوں نیکیشن اخراجی، پر نیز، بتارن 15 نومبر 2021ء۔

18 ترینی ضوابط کے تحت کارماکاری سہولت کی زیادہ سے زیادہ 7 سالہ مدت کم کر کے 5 بر س کر دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ کوئی بھی شخص کسی موقع پر تمام بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں سے زیادہ سے زیادہ 30 فیصد کر دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ کوئی بھی شخص کسی موقع پر تمام بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں سے زیادہ سے زیادہ 3 ملین روپے سے زائد کارماکاری حاصل کرنے کا مجاز نہیں؛ اور کم از کم ڈاؤن بینک کی شرح 15 سے ہٹھا کر 30 فیصد کر دی گئی۔ (مأخذ: اسٹیٹ بینک پر نیس ریلیز، بتارن 23 نومبر 2021ء)۔

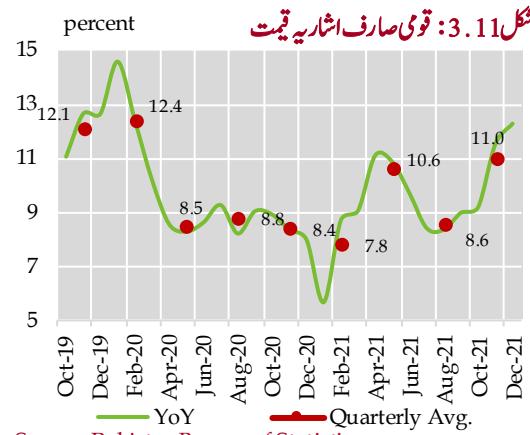
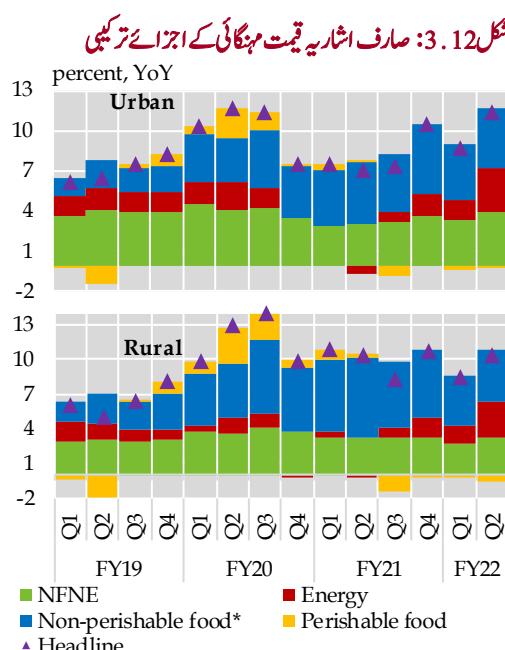
19 تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کا سرکار: آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکار نمبر 10 برائے 2020ء بتارن 15 جولائی 2020ء اور مذکورہ موضوع پر اس کے بعد جاری کیے گئے سرکار کو دیکھیے۔

3.4 مہنگائی

کے دوران مہنگائی کی توقعات میں اضافہ ہوا۔ خاص طور پر مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے سروے کے نتائج سے ظاہر ہوا کہ صارفین میں مہنگائی کی توقعات کا اشاریہ تقریباً گذشتہ دور کے نشان تک بلند رہا اور کاروباری مہنگائی کی توقعات کے اشاریہ میں نمایاں اضافہ ہوا۔ صارفین میں مہنگائی کی توقع کا اشاریہ تینوں زمروں (غذا، توatalی اور غیر غذائی غیر توatalی) میں اضافے کی وجہ سے بڑھا ہوا کہائی دیا؛ تاہم توatalی اور غیر غذائی غیر توatalی کی بڑھتی ہوئی قیتوں نے مہنگائی کی توقعات میں بحثیت مجموعی اضافے میں اہم کردار ادا کیا۔ تاہم، پہلے سروے کے نتائج کے مقابلے میں دسمبر 2021ء میں کاروباری ادaroں کی مہنگائی کی توقعات میں کمی واقع ہوئی (مکمل 3.13)۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے پورے عرصے کے دوران مہنگائی کا دباؤ مضبوط ہوتا رہا جس کی وجہ یہ تھی کہ توatalی، غذا اور دھاتی گروپ کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہوا، ساتھ ساتھ ملکی طلب بھی بڑھی اور ملکی کرنی کمزور ہوئی۔ علی الخصوص، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں قومی صارف اشاریہ قیمت (این سی پی آئی) کی مہنگائی 11.0 فیصد رہی جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 8.4 فیصد اور گذشتہ سہ ماہی میں 8.6 فیصد تھی (مکمل 3.11)۔

3.11: قومی صارف اشاریہ قیمت



اگرچہ غذائی گروپ اس مہنگائی کا اہم سبب رہا، تاہم مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران توatalی کی قیمتوں میں زبردست اضافے کے ساتھ ساتھ توڑی مہنگائی نے بھی مہنگائی کے دباؤ میں حصہ ڈالا (مکمل 3.12)۔ تفصیلاً، بالخصوص مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں، شہری اور دہنی دونوں علاقوں کے تقریباً نصف ذیلی اشاریوں میں مہنگائی میں اضافہ درج کیا گیا۔²⁰

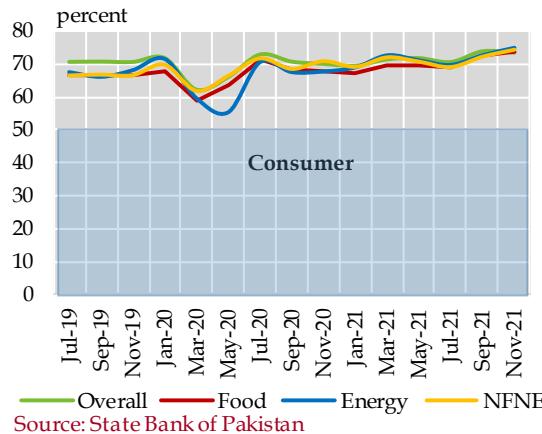
مہنگائی کی توقعات بڑھ گئیں

اسیکث بینک آئی بی اے اعتماد صارف سروے (سی ایس) اور اعتماد کاروبار سروے (بی ایس)²¹ کے شوابہ سے پتا چلتا ہے کہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی

²⁰ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں 94 میں سے 49 (شہری مہنگائی) بجا تو صارف اشاریہ قیمت میں لگ بھگ 48 فیصد حصہ) میں بلند مہنگائی درج کی گئی۔

²¹ اعتماد صارف سروے جولائی 2021ء، ستمبر 2021ء اور نومبر 2021ء میں جگہ اعتماد کاروبار سروے اکتوبر 2021ء اور دسمبر 2021ء میں کرایا گیا۔

مکمل 13: مہنگائی کی توقعات



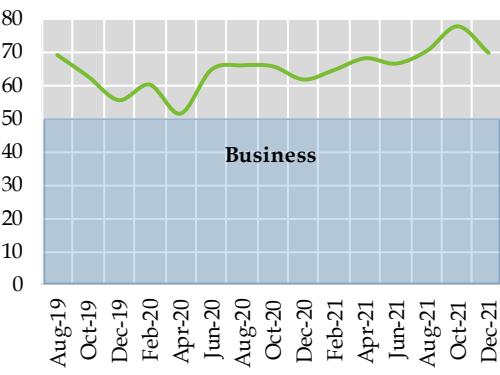
Source: State Bank of Pakistan

کاشت کے اہم علاقوں میں ناساز گار موسوم ہے انڈو نیشیا پام آئل پیدا کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے جس کی برآمدات میں کمی واقع ہونے کے ساتھ ساتھ پام آئل بنانے والے اہم ممالک میں اس کی پیداوار پرست ہے، چنانچہ مالی سال 22ء کی پہلی پوری ششماہی کے دوران قیمتوں کا دباؤ خدشات کا عکس ہے۔²²

اسی طرح، چائے کی قیمتیں بھی جن کا شہری غذائی باسٹ میں 2.3 فیصد حصہ ہے، دوسری سہ ماہی کے دوران بلند رہیں جس کا سبب درآمدی اکائی مالیت میں اضافہ ہے۔ عالمی سطح پر چائے کی قیمتوں پر دباؤ کی وجہ ایک توہین طلب ہے، اور دوسرے کینیا نے اپنے چھوٹے کاشت کاروں کی مالی حفاظت کے لیے سرکاری قیمت معین کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے (جدول 3.5)۔

رسد و طلب کا فرق اور بالواسطہ لaggت

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدی اشیائی خوردو نوش کی رسد میں رکاوٹوں سے بعض اشیا کی قیمتوں پر دباؤ آیا۔ مثال کے طور پر، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران چند دلیں کافی مہنگی تھیں، خصوصاً مسروکی دال اور پنے میں دو ہندسی مہنگائی ہوئی۔ کئی دالوں کی ملکی پیداوار میں کمی اور درآمدی دالوں کی اکائی مالیت میں اضافہ اس غذائی گروپ میں مہنگائی کا دباؤ لانے کا سبب ہوا۔



مجموعی مہنگائی میں غذا کا حصہ سب سے زیادہ رہا

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی مہنگائی میں غذائی گروپ کا حصہ سب سے زیادہ رہا۔ خاص طور پر، مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران، شہری اور دینی علاقوں میں بالترتیب 11.0 فیصد اور 8.3 فیصد غذائی مہنگائی درج کی گئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 13.2 فیصد اور 15.7 فیصد تھی۔ اگرچہ سال بساں بیشتر پر غذائی مہنگائی کی رفتار میں کمی واقع ہوئی تھی، لیکن مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں تیزی دیکھی گئی۔ غذائی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں اور چند ایشیا کی طلب اور رسد کے فرق نے غذائی قیمتوں پر دباؤ لانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ (جدول 3.5)۔

رسد میں تحفظ اور پیداواری امکانات کے درمیان اجتناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں

غذائی گروپ میں دو ہندسی مہنگائی کی ایک بڑی وجہ غذائی عالمی قیمتوں میں اضافہ تھا۔ غذائی گروپ (خوردنی تبل، چائے، دال) کے درآمدی اجزائے مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں شہری علاقوں کی مجموعی مہنگائی میں تقریباً 1.3 فیصدی درجے بڑھائے۔ مثال کے طور پر اجتناس کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیمتوں کا براہ راست بلند ترین اثر خوردنی تبل سے آیا۔ پام آئل اور سویا میں کی قیمتیں جون 2020ء سے تیزی سے بڑھ رہی ہیں جس کی وجہ باعث ہیزیل کی بڑھتی ہوئی طلب اور

²² اپنے اے او غذائی اشاریہ قیمت۔ جنوری 2022ء۔

جدول 3.5: اوسط سی بی آئی مہگانی اور حصہ
فیصد

نام	دھنی						شہری						فیصد	
	2 س		1 شش		وزن	2 س		1 شش		وزن				
	ص	م	ص	م		ص	م	ص	م		ص	م		
عومی														
غذا اور نان اکٹھل مشروبات	10.4	10.4	9.4	10.6		11.4	7.1	10.1	7.3					
گدم	3.6	8.2	16.2	8.4	16.2	40.9	3.6	11.1	13.9	10.7	14.0	30.4		
گدم کا آٹا	0.2	5.5	38.5	5.0	38.7	3.5	0.1	9.7	37.1	7.4	37.7	0.6		
خوردنی خل	0.5	15.9	21.5	14.3	23.1	3.4	0.5	17.0	17.0	15.8	18.8	3.0		
بڑاتی گنی	0.3	52.9	15.0	46.3	15.0	0.6	0.6	51.0	10.7	42.9	11.9	1.1		
تازہ چل	1.4	50.7	17.7	43.6	18.9	2.38	0.6	52.6	16.0	44.5	17.0	1.0		
وال سور	0.2	16.5	-5.4	7.1	-2.6	1.5	0.2	22.4	-5.0	9.4	-1.2	1.4		
ثابت چنا	0.0	20.3	25.5	14.4	26.9	0.2	0.0	24.5	16.8	16.6	18.9	0.2		
غیر تلف پذیر غذا	0.0	21.8	-2.2	16.8	-1.2	0.1	0.0	15.8	2.6	11.3	3.7	0.1		
تلف پذیر غذا اشیا	4.3	11.9	18.4	11.4	17.2	35.1	3.9	14.7	16.1	14.0	15.2	26.0		
چائے	-0.7	-9.8	6.4	-7.2	10.2	5.8	-0.4	-6.4	4.3	-6.1	8.1	4.5		
الکھلی مشروبات، تمباکو	0.1	7.4	1.1	4.0	4.0	1.3	0.1	8.3	0.3	4.7	3.4	0.8		
کبجے اور جوته	0.0	1.7	5.4	1.7	5.6	1.3	0.0	2.0	6.5	2.5	5.9	0.9		
مکانات کاری، بجلی، گیس	0.9	9.5	10.2	8.9	10.5	9.5	0.8	10.6	8.6	10.4	8.5	8.0		
فرنیجر اور گہریلو آلات	2.8	16.9	4.0	13.8	5.3	18.5	3.5	13.3	2.5	10.8	3.6	27.0		
صحت	0.4	11.3	9.9	10.6	9.9	4.1	0.4	10.1	6.4	9.8	6.3	4.1		
نقل و حمل	0.3	8.0	8.4	7.8	8.8	3.5	0.2	9.3	7.3	9.2	6.9	2.3		
مواسلات	1.0	19.4	-2.6	13.7	-2.7	5.6	1.3	21.9	-3.2	15.9	-3.3	6.1		
سیرو تفریج اور ثقافت	0.0	0.9	0.4	0.9	0.3	2.0	0.1	3.5	0.5	3.6	0.4	2.4		
تعلیم	0.1	7.4	6.1	7.5	5.7	1.4	0.1	7.7	3.1	6.7	3.0	1.7		
ریسٹوران اور بوتل	0.1	3.3	2.1	3.8	1.6	2.1	0.1	2.2	1.1	2.2	1.0	4.9		
دیگر اشیا و خدمات	0.6	9.8	9.3	8.3	8.8	6.2	0.8	11.1	9.4	9.8	8.5	7.4		
غیر غذائی غیر توانائی	0.5	9.4	14.1	8.3	14.3	5.0	0.5	10.0	10.3	8.9	10.7	4.8		
ماغزین پاکستان دفتر شماریات	3.2	7.9	7.6	7.2	7.7	42.6	3.9	7.5	5.6	7.0	5.5	53.7		

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران انگرچہ تلف پذیر غذائی گروپ نے مجموعی کم درآمدات نے متذمی کی طلب اور رسڈ میں فرق پیدا کیا، جس کی وجہ سے اس طور پر تغیری درج کی، یہ روحانی مکملی رسڈ اور مناسب درآمدات کی وجہ سے مالی گروپ کی مہگانی میں اضافہ ہوا۔ سال 21ء کی تیسری سہ ماہی سے اب تک برقرار ہے۔ تاہم تازہ چلوں اور سبزیوں کی مہگانی گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بلند رہی۔ بعض چلوں کی نسبتاً

زری پالسی اور مہنگائی

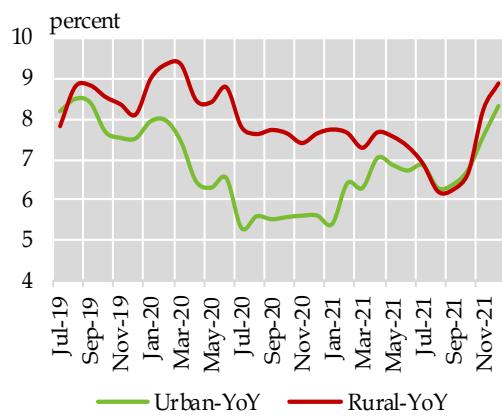
سال بسال کی بیشاد پر محدود رہی، تاہم خریداری کرنے والی ایجنسیوں کی جانب سے فلور ملوں کو گندم کی اجرائی قیمت بڑھانے جانے سے آٹے کی مہنگائی سال بسال بیشاد پر بلند رہی۔²³

میں سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران گندم، خوردنی میں، چکن اور ٹرانپورٹ کی لاغت جیسی خام اشیا کی قیتوں میں بالواسطہ اضافے کی وجہ سے تیار شدہ غذائی گروپ میں دو ہندسی مہنگائی دیکھی گئی۔

غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی شدت اختیار کرنے لگی

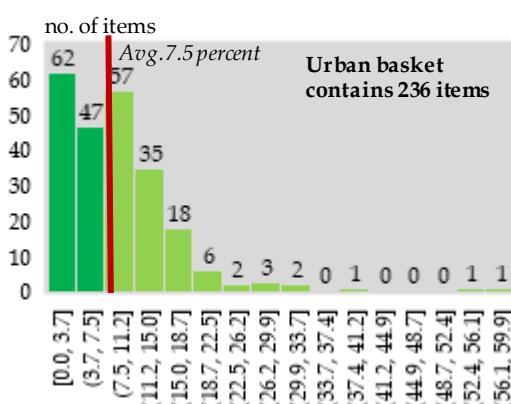
میں سال 22ء کی پہلی ششماہی میں غیر غذائی غیر توانائی گروپ میں مہنگائی کا دباؤ بڑھ گیا۔ بالخصوص غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کا موازne روایں میں سال کی پہلی سماں کے ساتھ گذشتہ بر س کی پہلی سماں سے کیا جائے تو شہری اور دیوبی دنوں علاقوں میں میں سال 22ء کی دوسری سماں میں یہ شدت اختیار کر گئی (مکمل 3.14)۔ مہنگائی کا پھیلاؤ دیکھا جائے تو میں سال 22ء کی دوسری سماں کے دوران گذشتہ بر س کی اسی مدت کے مقابلے میں نصف سے زائد میں اشاریوں میں بلند مہنگائی درج کی گئی۔²⁴ شہری اور دیوبی علاقوں کی اجناں کی ایسا وار باسٹ سے پتا چلتا ہے کہ دوسری سماں کے دوران نصف سے زائد ایسا او سط غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی سے زیادہ مہنگی تھیں (مکمل 3.15)۔ غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں یہ تیزی میں اضافے کی بنا پر بڑھتے ہوئے لگتی دباؤ اور بجٹ میں سال 22-2021ء قیتوں میں اضافے کی مکمل طلب بڑھنے کی عکاس ہے۔ مزید برآں، اجناں کی عالمی

مکمل 14: غیر غذائی غیر توانائی - سال بسال رجحانات

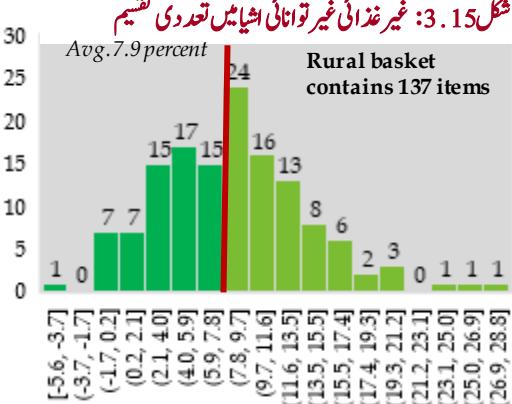


میں سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران اگرچہ گندم کی نسبتاً بہتر دستیابی (اچھی فصل اور درآمدات کی بنا پر) کے باعث اس کی مہنگائی کی شرح ماہ بہ ماہ بیشاد پر اور

مکمل 15: غیر غذائی غیر توانائی اشیاء میں تعدادی تقسیم



Source: Pakistan Bureau of Statistics

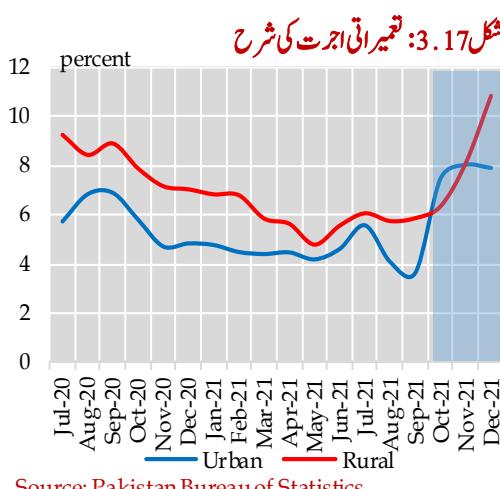


²³ زراعات کے خاتمے کے لیے اجر ایک کم از کم رقم 1475 سے بڑھا کر 1950 روپے کر دی گئی۔

²⁴ میں اشاریوں کے اعتبار سے شہری اور دیوبی علاقوں میں بالترتیب 62 فیصد اور 55 فیصد مہنگائی درج کی گئی۔

میں بعض خدمات کے چار جز میں روبدل کی وجہ سے بھی غیر غذائی غیر تووانی مہنگائی میں اضافہ ہوا۔ گازیوں کی بعض اقسام پر ڈیویوں کے اثرات منتقل کرنے کے لیے کاساز اداروں کی جانب سے قیتوں میں ہونے والا اضافہ اس کی عکاسی کرتا ہے۔

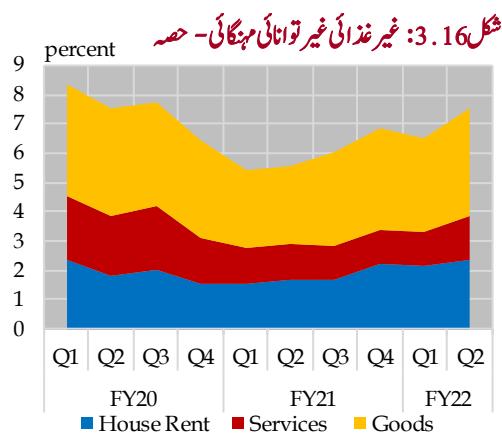
خدمات کے گروپ میں، مہنگائی میں کچھ اضافہ اسی اثر سے ہوا، کیونکہ مالی سال 21ء کے بیجٹ میں حکومت کی جانب سے کوڈے سے متعلق امداد کی وجہ سے قیمتیں پھیل سکتی پڑی تھیں جو اس سال مقابلہ تاریخی تھیں۔²⁷ نیز، مالی سال 22ء کی دوسری سے ماہی میں اجرت کا دادباہ سال بساں بلند رہا جس کی وجہ پست اسی اثر کے علاوہ بڑھتی ہوئی تغیراتی سرگرمیاں ہیں اور جسے معیشت میں مہنگائی کے جموقی دباؤ کے اثرات بھی سمجھا جاسکتا ہے، جس نے پست آمدنی والے گروپ کی حقیقی آمدنی کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے (مکمل 3.17)۔



تووانائی کی قیمتیں مسلسل بڑھتی رہیں

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں موثر ایدھن، بجلی اور ایل پی جی کی سرکاری قیتوں میں تیزی سے اضافہ معیشت میں مہنگائی کے دباؤ کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے (مکمل 3.18)۔ یہ تبدیلیاں گردشی قرضے کے ہندوستان کے تحت اقدامات اور ایدھن کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی قیتوں کی عکاسی کرتی ہیں۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں شہری کے ساتھ ساتھ دیہی غیر غذائی غیر تووانی کے خدمات اور اشیاء دونوں کے اشاریوں میں تیزی آئی؛ تاہم، مؤخر الذکر کے اثرات اور کردار زیادہ واضح تھا (مکمل 3.16)۔ مکان کے کرایے سے بھی مہنگائی میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مالی سال 22ء کی دوسری سے ماہی کے دوران، گذشتہ بر سر کے مقابلے میں ملبوسات اور جوتے، پلاسٹک مصنوعات، گھر بیو آلات اور نصابی کتابوں کی قیتوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا، جس کی وجہ درآمدی خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کے ساتھ ساتھ طلب میں اضافہ بھی تھا۔²⁵ اسی طرح، بالخصوص لوہے کی سلاخوں کی قیتوں میں اضافے نے جموقی تغیراتی خام مال کے اشاریے کو بڑھا دیا جو طلب اور عالمی قیتوں دونوں کے بڑھنے کی عکاسی کرتا ہے۔²⁶



موثر گازیوں کا گروپ، جس نے مالی سال 22ء کے بیجٹ میں حکومت کی طرف سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں کمی کے بعد پہلی سے ماہی کے دوران مہنگائی میں نمایاں کمی درج کی تھی، دوسری سے ماہی کے دوران اسی نے مہنگائی میں نمایاں اضافہ درج کیا۔

²⁵ عالمی رسیدی رنجی میں رکاوٹوں کے باعث کپاس، پلاسٹک اور کانفند کی میں الاقوامی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔

²⁶ گذشتہ بر سر کی نسبت میں 22ء کی دوسری سے ماہی میں آئی یہ ایف کے بنیادی وحاظوں کے حوالے سے اشاریے میں 15.5 فیصد اضافہ ہوا۔

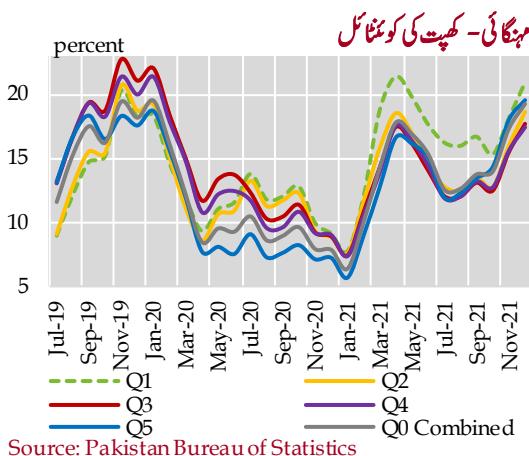
²⁷ مثلاً، میں گازیوں پر ٹکس اور ڈاک کی خدمات پر چار جو بڑھادیے گئے۔

زری پالسی اور مہنگائی

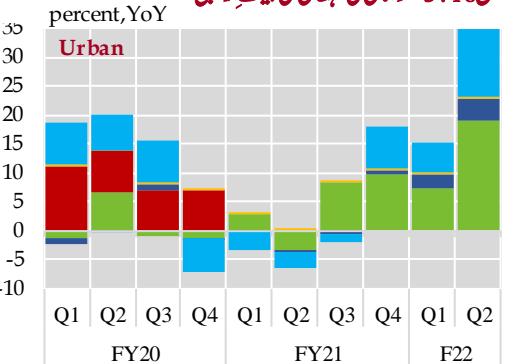
گازیوں کے ایندھن کے خمن میں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران تک کی عالمی قیتوں کے رجحان اور سیلوں کیس اور پی ڈی ایل کے ڈھانچے پر بار بار نظر ثانی نے مکمل پیغام اور ہائی اسپیڈ ڈریول کی قیتوں میں تبدیلیوں کی سمت اور شدت کا تعین کیا۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران گازیوں کے ایندھن کے اشاریے میں شہری اور دیکھی دونوں علاقوں میں مجموعی لحاظ سے 25 فیصد سے زائد مہنگائی ہوئی، جس نے جمیع مہنگائی میں تقریباً 0.8 فیصدی درجے حصہ ڈالا۔

سب سے کم صرف والی باسکٹ کے صارفین سخت متاثر ہوئے

کم صرف والے گروپ (17732 روپے تک کی صرف والے) پر مہنگائی کا بڑھتا ہوا بداو مالی سال 22ء کی پوری پہلی ششماہی کے دوران کافی بلند رہا، ویگر صرف کے کوئی نہ کمزور کے مقابلے میں اس کا اثر مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں زیادہ نمایاں تھا (مکمل 3.20)۔ چونکہ صرف کی باسکٹ حساس اشاریہ قیمت (ایس پی آئی)²⁸ پر مشتمل ہے، اس لیے خود دنی اخیاری قیتوں، بجلی کے نرخوں اور ایندھن کے چار جزو میں وسیع پیمانے پر اضافے نے اس گروپ کو دیگر گروپوں کے مقابلے میں شدید متاثر کیا ہے۔

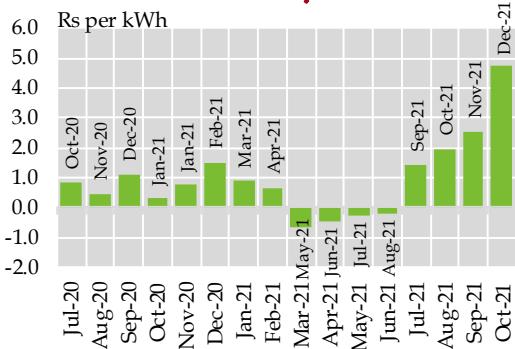


مکمل 18.3: توانائی کی مہنگائی کی پیشترکی



سب سے زیادہ براہ راست اثر بجلی کے نرخوں میں اضافے سے ہوا، کیونکہ صرف اسی نے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران عمومی مہنگائی میں 1.2 فیصدی درجے اور مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں بالخصوص 1.8 فیصدی درجے کا حصہ ڈالا۔ ایندھن کی لاجت میں روبدل (ایف سی اے) میں نمایاں اضافے نے اس گروپ کی مہنگائی میں پیشتر اضافے میں اہم کردار ادا کیا (مکمل 3.19)۔

مکمل 19.3: ایندھن کے چار جزو میں روبدل



²⁸ حساس اشاریہ قیمت میں 15 اخیاریے ضروریہ درج ہیں۔